سوال

(177) جنابت کی حالت قرآن کریم کو چھونا یا تلاوت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنابت کی حالت میں یا بغیر وضو کے ''قرآن کریم ''کو چھونا یا تلاوت کرنا جائز ہے؟امام بخاری رحمہ اللہ نے جو جواز نکالا ہے وہ درست ہے کہ نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحالتِ جنابت ''قرآن مجید ''کی تلاوت ناجائز ہے۔ اس بارے میں وارد روایات موضوع میں نص ہیں۔ جب کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا استدلال عمومی نصوص سے ہے۔ نص بہر صورت عموم پر مقدم ہے۔ ممانعت کی روایات اگرچہ متکلّم فیہ (یعنی ان میں اعتراض کیا گیا ہے) لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تحسین کا حکم لگایا ہے۔

اور صاحبِ ''تحفۃ الاحوذی ''فرماتے ہیں: روایات میں اگرچہ کلام (اعتراض) ہے لیکن ان کو جمع کرنے سے قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس بناء پر جمہور اہل علم منع ہونے کے قائل ہیں۔ جبکہ بلا وضو قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے، کوئی حرج نہیں۔ جب کہ چھونا بغیر وضو کے ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے:

'لَایَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاہِرٌ۔' موطأ امام مالک، اَلْاَمْرُ بِالْوُضُوءِ لِمَن مَسَّ الْقُرْآن ،رقم: ۲۱۹، سنن الدارقطنی، بابٌ فِی نَہیِ الْمُحْدِثِ عَن مَسِّ الْقُرْآن ،رقم: ۴۳۷

یعنی 'کوئی بلا طہارت قرآن کو مت ہاتھ لگائے۔ ''

(طاہر (پاک) کے مفہوم میں علماء کا اختلاف ہے، جو علماء بغیر وضو بھی مسّ قرآن (قرآن کو ہاتھ لگانا) کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک طاہر سے مراد مسلمان یا حدثِ اکبر (جنابت) سے پاکی مراد ہے۔ اس لیے یہ علماء اس بات کے قائل ہیں کہ جس طرح بلا وضو تلاوتِ قرآن کریم جائز ہے۔ اسی طرح مسّ قرآن بھی جائز ہے۔ البتہ افضل بات یہی ہے کہ باوضو تلاوت اور مَسّ قرآن کیا جائے۔ (صلاح الدین یوسف)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ